اِنَّ اَولیاءَ اللہِ لا خوفٌ علیہم ولا ہم یحزنون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان کس سے ہو حمد رب جلیل ۔ کہ عاجز ہے بیان تا الفقیہ دلیل

نہ قدرت قلم کو ہے تحریر کی ۔ نہ طاقت زبان کو ہے تقریر کی

اگر عمر سب اپنی ہو جا صرف ۔ نہ ہو اوسکی تعریف ایک حرف

اوسی سے زبان سب کی گویا ہوئی ۔ اوسی سے ہر اک چشم بینا ہوئی

اوسی سے ہے وسعت دل تنگ میں ۔ وہی لعل پیدا کرے سنگ میں

کیا اوسنے اضداد کو ایک جا ۔ بہم آتش و آب و خاک و ہوا

اوسی نے کیے تخم سے جلوہ گر ۔ گل تازہ و شاخ و برگ و ثمر

اوسی سے ہے ہستی اوسی سے عدم ۔ بجز حکم اوسکے نہ ہو بیش و کم

اوسی سے ہے ظلمت اوسی سے ہے نور ۔ اوسی سے ہے شام و سحر کا ظہور

فلک بحر قدرت کا ہے اک حباب ۔ اوسی سے ہیں روشن مہ و آفتاب

تری ذات ہے پاک رب العلا ۔ اثر سے تری حمد کب ہو ادا

ہے نعت پاک یہ اوس باعث ایجاد عالم کی
بنائی حق نے جسکے واسطے تصویر آدم کی

کوئی کر سکے نعت کیونکر رقم ۔ جنکے باعث سے لوح و قلم
بیان وصف اوسکا کرے کوئی کیا ۔ جہان نور سے جسکے پیدا ہوا
ہوے نور سے اونکے شمس و قمر ۔ اونہین کے طفیلی ہین شام و سحر
ہوا اونسے سب انس و جان کو شرف ۔ زمین کو شرف آسمان کو شرف
اوسی سے نبوت کو زینت ہوئی ۔ اوسی سے رسالت کو عزت ہوئی
اوسی کو فقط حق سے معراج ہے ۔ وہی سب رسولون کا سرتاج ہے
کیا حق نے مقبول عالم اوسے ۔ کیا راز مخفی کا محرم اوسے
اوسی کے ہین فرمان مین بحر و بر ۔ اوسی کے ہین محکوم جن و بشر
فلک اوسکی تسلیم مین صبح و شام ۔ ملک صدق سے ہین اوسکے غلام
بجا ہے اگر فخر عالم کہون ۔ بجا ہے اگر فخر آدم کہون
معظم مکرم محمد ہے وہ ۔ اولو العزم مین سب سے برتر ہے وہ
بھلا اس سے رتبہ بڑا ہے اور کیا ۔ رضا اس نبی کی ہے رضای خدا
محمد ہین محمود رب الودود ۔ محمد ہین مقصود رب الودود
جہان مین محمد کا ثانی کہین ۔ نہین ہے نہین ہے نہین ہے نہین

سلامت رکھے اونکو دائم خدا [illegible]

[illegible]

ترا ذکر ہر دم کرون یا رحیم | ترے یاد مین ہی مرون یا رحیم
ترے عشق کا ہو مرے دلمین داغ | کہ روشن رہے تا ابد یہ چراغ
رہے زندگانی مین عزت نصیب | پس از مرگ ہو تیری رحمت نصیب
جہان مین تو عاجز کسی کا نکر | قیامت کے دن مجھکو رسوا نکر
مرے ہین جو اُستاد والاجناب | ہر اک علم سے اونکے ہی فیض یاب
ہے ذات اونکی دریای علم و ہنر | ہین وہ نوردین نام مشہور تر
سلامت تو رکھ تا ابد یا الٰہ | مرے سر پہ با حرمت و عز و جاہ
مرے دوست اور جو محب ہین تمام | الٰہی ہون دارین مین شادکام
دعا مانگتا ہون مین شام و سحر | مرا خاتمہ ہو ترے نام پر
الٰہی بحق شہ انبیا | مرادین دو دنیا مین ہووے بھلا

بصد خوبی جو یہ نسخہ بنا ہے
بنانیکا سبب اسمین لکھا ہے

مرے دوست اک شیخ سلطان نام | بہت صاحب خلق ہین لاکلام
سخاوت مین حاتم کے ثانی ہین وہ | عجب مصدر مہربانی ہین وہ
خدا نے عنایت سے اونکو کیا | غریبون یتیمون کا حاجت روا
نجیبون شریفون کے ہین قدردان | مرے حال پر ہین بہت مہربان
ہین مدت سے اونکا نمک خوار ہون | محبت مین اونکی گرفتار ہون

[illegible]

یہاں سے ہوا آغاز داستان | کیا اسکے راوی نے ایسا بیان
بڑا شہر اک جسکا پورب تھا نام | خداوندزادے اسکے تھے خاص و عام
گلستان ہر اک واں کا تھا پر بہار | بیابان ہر اک واں کا تھا لالہ زار
کہیں عندلیبوں کے تھے چہچہے | کہیں جا بجا تھی کبک کے قہقہے
ہر ایک سمت تھیں اسمیں نہریں رواں | کہ جنکے سوا سے ہو آسودہ جان
مقابر بہت حق پرستوں کے تھے | مقامات مجذوب مستوں کے تھے
وہاں ایک بی بی تھی نیکو صفات | بہت عابدہ زاہدہ پاک ذات
بی بی فاطمہ نام تھا | عبادت سوا کچھ نہیں کام تھا
نہ تھی ولیکن کچھ سیم و زر کی ہوس | نہ الماس و لعل و گہر کی ہوس
ہمیشہ عبادت میں مصروف تھی | ہمیشہ ریاضت میں مشغوف تھی
کہوں اونکے شوہر کی تعریف کیا | عجب نیک سیرت تھے وہ مرد حسب
بڑے مرتبے کے بڑی شان کے | تھے وہ نسل محبوب سبحان کے
نکوکار خوش خوبی و فرخندہ بخت | خداوند جاہ و خداوند رخت
سخی و جوان مرد یزداں پرست | خدا کی محبت میں مدہوش و مست
بسیرت ملک اور بصورت بشر | عبادت میں تھے حق کی شام و سحر
تھا سید حسن نام پاک آپکا | کرے رحم سید اونکی تربت خدا
نسب نامہ اونکا لکھا ہے یہاں | مفصل ہو دیکھے سے سب کو عیاں

اسمائے مبارک [illegible] بی بی فاطمہ بنت سید احمد بن سید یعقوب بن سید [illegible] بن سید عبد الرزاق بن سید جمال الدین بن سید [illegible] بن سید احمد بن سید محی الدین بن سید صالح [illegible]

[illegible] سید علی بن سید محمد بغدادی بن سید حسن بغدادی ابی نصر محی الدین بن سید [illegible] عماد الدین بن سید [illegible] سید تاج الدین بن سید [illegible] بن قطب الاقطاب بن سید عبد الرزاق غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

حاملہ ہونا بی بی فاطمہ کا

ہر اک بدعت و شرک سے دور تھی
کرامات کا اونکی ہر دو سرا نور
رخ لطف بخشا [illegible] حق نے [illegible]
کہ تم نے سنا خواب میں ایک دن
ہوئی حاملہ فاطمہ ناگہان
بافضال خلاق کون و مکان
خدا کی قدرت کا [illegible]

بی اوس سے خوش ہو خدا اوس سے خوش — جہان بیچ شاہ و گدا اوس سے خوش
معظم ہے اور مکرم ہے — ہر اک راز حق کا محرم ہے
خدا کی طرف سے ہے تجھ کو سلام — بسر ہے مبارک ہو ای نیک نام

ظاہر ہونا پہلی کرامت کا مان کے شکم سے

اور تھی فاطمہ خواب سے ایک شب — ہوئی مستعد تا کرے ذکر رب
لیے ڈول اور ریسمان بہر آب — جدہر تھا کنوان چلکے پہنچی شتاب
کنوین مین غرض ڈول کو ڈالکر — لگی بہرنے جب آب وہ خوش سیر
کنوین مین گرا ڈول کانپا جو ہاتھ — ہوا غرق پانی مین رسی کے ساتھ
ہوئی غم سے بی بی کی حالت تباہ — گرا ڈول جب وہ لگی کرنے آہ
بصد درد کہتی تھی اے میرے رب — کرون کیا مین تدبیر پانی کی اب
اسی درد و غم مین پریشان تھی — نہ ملنے سے پانی کے حیران تھی
شکم سے ہوئی ناگہان یہ صدا — کہ ای مادر مہربان دیکھ جا
کنوے پر ہے وہ ڈول رکھا ہوا — وضو کر نہ کہا اسطرح پیچ و تاب
نظر جب کہ بی بی نے کی تھا دہرا — کنوے پر وہی ڈول پانی بھرا
خوشی سے وضو کر کے بہر نماز — کیا اوسنے شکر خدا بے نیاز
ہوئی صبح ظاہر گئی جب کہ شب — کہا اوسنے شوہر سے یہ حال سب
یہ سنتے ہی شوہر نے اون کو کہا — عجب طفل خالق نے ہمکو دیا

يقين ہی سر مو نہین اس مین شک
یہ انسان نہین بلکہ ہی یہ ملک

کہا آخرش اوسنے ہو کر ملول
مری عرض ہے ایک کیجے قبول

سکیہ سے مین اپنے ہوا شرمسار
امان مجکو دیجیے تو اب ای شہسوار

مین بیشک سزا کا سزاوار ہون
گنہگار ہون مین گنہگار ہون

کرم سے مرا بخشدیجیے گناہ
مین عاجز ہوا تجہکو دی بادشاہ

مجوس ستمگر جو عاجز ہوا
سوار اپنے گہر کی طرف پہر گیا

ہوا گہر کے گوشے مین آکر نہان
نہ آیا نظر اوسکا نام و نشان

عجب کیا ہے مردانِ راہِ خدا
کرین یاوری وقت رنج و بلا

ہر اک سمت فتح و ظفر اون سے ہے
ہر اک جا پہ دفع ضرر اون سے ہے

مددگار جنکا ہو رب الودود
عجب کیا کرے گر کرامت نمود

شاہ حمید کی ولادت کا بیان
خورشید آسمان کرامت کا ہے بیان

پلا جلد ساقی تو ایسی شراب
دلون پر خوشی کا ہو تا فتح باب

نشاط و طرب کا ہو ہر دم ظہور
غم و رنج ہو جاے خاطر سے دور

بتاریخ فرخ بسال سعید
تولد ہوے جبکہ شاہ حمید

مبارک ساعت کی تہی وہ یوم
خوشی سے ہوے خندہ زن خاص و عام

ہوا انور رخ اوسکا یون جلوہ گر
بنا اوس سے گہر شکل برج قمر

لکھوں اوسکی الفت کا میں حال کیا
گلی کا وہی اوسکے تعویذ تھا

ترقی مہ نو سا پانے لگا
وہ اک رنگ تازہ دکھانے لگا

بفضل خدا جب دو سالا ہوا
عجب گل رخ و سرو بالا ہوا

بہت ناز و نعمت سے پلنے لگا
سنبھلتے سنبھلتے وہ چلنے لگا

جلالت نمایاں تھی رخسار سے
بزرگی ہویدا تھی آثار سے

عجب صاحب بخت پیدا ہوا
فراست بلاغت میں یکتا ہوا

ہوئی عمر اوس طفل کی تین سال
بڑھا رفتہ رفتہ جمال و کمال

نہ بچوں سے رغبت نہ دل کھیل سے
تھی یاد خدا اوسکو شام و سحر

نہ کھاتا بہت اور نہ سوتا بہت
نہ ہنستا بہت اور نہ روتا بہت

نئے طرز و انداز کی قیل و قال
ہر اک کام تھا اوسکا با اعتدال

ظاہر ہونا کرامت کا عمر شریف تین سال کی عمر میں

یہاں اسکے راوی نے ایسا لکھا
عجب طرح کا اک تماشا ہوا

پسر کے لیے مادر بے نظیر
لگی گرم کرنے وہ چولھے پہ شیر

لگا اسطرح کہنے ماں سے پسر
مجھے دودھ دو مادر مہرور

جھکا یا غرض اوسنے ہانڈی کو جھٹ
گرا دودھ کاسے سے چولھے میں سب

گرا دودھ چولھے میں جب تا گمان
ہوئی فاطمہ کی سراسیمہ جان

پسر نے کہا کیوں ہو دلگیر تم
ہر چولھے میں لو اپنا سب شیر تم

قائم ہونا کرامت کا سات سال کی عمر میں

ہوا اسکا سات سال کا سن نامدار
کرامت ہوئی اوس سے یہ آشکار

بصد جد و کد قطع کرتا تھا راہ
اسی طرح سے شاہ عالم پناہ

بیاباں بھی جسکا گلستاں ہوا
شہنشاہ جس جا خراماں ہوا

[illegible]

مین عازم ہون اب کعبۃ اللہ کا
ہے طیار ساماں سب راہ کا

اگر حکم ہووے تو چلتا ہون مین
رفیقون کے ہمرہ نکلتا ہون مین

کہا ماں نے ای میرے آنکھوں کے نور
ارے جان و دلکو ہے تم سے سرور

یہی دلمین مدت سے ہے آرزو
کہ ہو بیاہ تیرا مرے روبرو

لگا کہنے تب شاہ عالی مقام
نہ لو روبرو میرے شادیکا نام

ہوس بیاہ کی مجھکو مطلق نہین
کسی چیز کی چاہ جز حق نہین

لگی کہنے پھر مادر [illegible]
مرے چشم کے نور و لخت جگر

مقرر ہے اک دخت [illegible] خو
شریف اور نجیب اور پاکیزہ رو

کہا او سنے یون ایک خیمہ کہا
یہ بنیا ترے واسطے ہے بنا

اوسے دیکھکر آگیا شہ کو خشم
پڑی جبکہ اکبار خیمہ پہ چشم

اوسی وقت خیمہ کو آتش لگی
جلالت شہ دین کی ظاہر ہوئی

پسر سے کہا ماں نے ہوکر ملول
جلانے سے اسکے ہوا کیا حصول

کہا شہ نے میرا نہین کچھ قصور
خدا کی طرف سے ہوا اسکا ظہور

نہین ہے یہین شاید رضای خدا
اسی واسطے خاک خیمہ ہوا

کہا شاہ دین نے بہت عجز سے
برای خدا اب رضا دو مجھے

مجھے کرکے رخصت نہ مغموم ہو
ضمانت مین اللہ کی سونپ دو

بصد جد و کد شہ کو رخصت ملی
پدر کو الم ماں کو رقت ہوئی

[illegible]

کیا حکم شہ نے بلطف و کرم
کرو غسل تم آج دو نوں بہم

دعا مانگو ایزد سے با چشم تر
عنایت کرے لطف سے وہ پسر

دیا برگ پان چابکر شاہ نے
کھلا اپنی عورت کو بیجا اسے

خدا کی عنایت سے ہو بارور
تجھے اک پسر عاقل و ہوشیار

ہو جب ساتواں سال اسکو تمام
کرے ختم قرآن وہ نیک نام

اسکا کہنے مسواک اک دیکے شاہ
برس سات کا جب ہو وہ رشک ماہ

یہ مسواک دیکر کہو تم اوسے
نشانی یہ دی ہے ترے پیر نے

یہ سب سنکے قاضی کا خوش دل ہوا
کہا شہ نے جب طلع حاصل ہوا

ہے یہ قدرت خالق ذو المنن
ہوئی ناگہاں حاملہ اوسکی زن

روانہ ہونا حضرت کا لاہور سے اور جانا اک پہاڑ پر جسمیں جن کیونکی سکونت تھی اور جادو کرنا جن کیونکا حضرت پر

شرف بخش لاہور تھا چند روز
عبادت میں خالق کے باصدق و سوز

وہاں سے نکل کر وہ روشن ضمیر
دیا عرب کا ہو اراہ گیر

بصد شان شوکت وہ فرخندہ پے
منازل شب و روز کرتا تھا طے

نمایاں ہوا ناگہاں ایک کوہ
بزرگی میں شکل فلک با شکوہ

بلندی میں وہ کوہ تھا بیمثال
وہاں تک پرندیکا اوڑنا محال

ہزاروں شیاطین کا مأمن تھا وہ
درندوں گزندوں کا مسکن تھا وہ

کھڑا اوس لگے مارنے اونکو تب ... جو ساحر تھے سب ہو گئے جان بلب

ہر اک نیش زنبور سے تھا خروش ... کھڑا اونکی مارون سے اوڑتا تھا ہوش

بلندی سے ناگہ گرے خاک پر ... تبہ حال و دل ریش و خستہ جگر

اونھون نے نہ دیکھی جو راہ گریز ... فغان کرکے کہتے تھے یون اشک ریز

ہمارا ہوا حال از بس تباہ ... بچا ہمکو آفت سے ای دین پناہ

کہا شہ نے تب تم کو ای بوالفضول ... کرو دل سے دین نبی تم قبول

دل و جان سے حضرت پہ قربان ہوے ... بصدق و ارادت مسلمان ہوے

ہوئے شرک و بدعت سے جب وہ نفور ... ہوا رنج و غم سب اوسیوقت دور

ہوئے جب مسلمان بصدق و یقین ... لگے کہنے حضرت کو ای شاہ دین

ہمارا ہی اک پیر باقی یہان ... تبہ کار و گمراہ و تیرہ روان

نہین ہی بشر بلکہ شیطان ہی وہ ... سراپا تہ خاک پنہان ہی وہ

کہا شہ نے اک جن کو تو جا ابھی ... اوسے کھینچکر اب مرے پاس لا

ہوا جنکو فرمان حضرت کا جب ... لگا جاکے کہنے اوسے باغضب

بلاتے ہین تجھکو شہنشاہ دین ... مگر دیر تو جلد چل ای لعین

یہ سنتے ہی اوسکو غضب آگیا ... نہ اوس نے کہا کچھ نہ جاسے ہلا

غرض مار کر جن نے کھینچا اوسے ... حضور شہ دین مین لایا اوسے

لہذا کر کے حضرت کو تھرا گیا ... جلالت جو دیکھی تو غش کھا گیا

ہوئے تنگدل سب رفیقان شاہ — نہ رہنے کی صورت نہ جانیکی راہ

وہاں تین دن تک شہ دین ہا — تبہ بھوک سے حال سبکا ہوا

کہا یون رفیقون نے ای شاہ دین — ہمین بھوک سہنے کی طاقت نہین

کہا شہ نے رازق ہو روزی رسان — نہوا سطرح تم ہراسیمہ جان

رفیقون کو پھر شہ نے تجویز دی — رکھو دیگ چولہے پہ لاکر بڑی

درختون کے پتے بھرو اوسمین تم — فراغت سے پانی بھی دو اوسمین تم

بصدق و ارادت پکاؤ اوسے — وہ جب پک چکے جلد لاؤ اوسے

غذا تمکو جو کچھ کہ درکار ہو — عنایت سے خالق کی طیار ہو

شہ دین نے یون حکم جسدم کیا — اوسیطرح ہر ایک عامل ہوا

ہوا پختہ اک دم مین نادر طعام — ہوئے جبکہ بو سے معطر مشام

خوشی سے ہر اک شخص کھانے لگا — ادا کرکے باصدق شکر خدا

وہان ایک تعویذ شہ نے لکھا — دیا اپنے خادم کو اور یون کہا

اسے جاکے پانی مین توڈالدے — یہ تعویذ اک شکل کشتی بنے

نکر دیر او پھر تو ہو جا سوار — خدا کے کرم سے لگے جاکے پار

تو اوس شہر مین جاکے حاکم سے مل — او سے کہہ کہ ای ظالم سنگدل

مرے پیر نے یان کیا ہو مقام — گذرتی ہے محنت سے ہر صبح شام

جو طیار مین کشتیان بھیجدے — اسی کام مین ہے بھلائی تجھے

ظرافت سے حضرت نے اوس سے کہا | ترے بت مین کہہ کرامت ہے کیا
مغِ دیر بھی ساتھ حاکم کے تھا | شہ دین سے اسطرح کہنے لگا
کراماتین ان بتون کی ہین بے حساب | نہین ہے مجھے اونکے کہنے کی تاب
کرامت بڑی اونمین اک ہے عجب | وہ پیتا ہے ندی کا پانی یہ سب
کہا شہ نے یہ بت مرے روبرو | کرے نوش جاکر اگر آب جو
تری بات کا ہو مجھے اعتبار | مین سمجھونگا سچ اوسکا ہر ایک کار
مغِ دیر نے پوجکر بت کو تب | کہا پی تو ندی کا پانی یہ سب
نہ جانے بلا بت نہ آگے بڑھا | مغِ دیر غیرت سے نادم ہوا
کہا شہ نے بت کو بلاتا ہون مین | اوسے سب یہ پانی پلاتا ہون مین
ہوا جبکہ حکم شہ ذوالکرام | پیا اوسنے ندی کا پانی تمام
ندامت سے حاکم ہوا تنگدل | مغِ دیر بھی ہوگیا بس خجل
کہا شہ سے حاکم نے با اضطراب | کہو بت کو تا قے کرے سب وہ آب
نہین تو مرا ملک ویران ہو | ہر ایک کا دل و جان پریشان ہو
ہوا حکم حضرت کا جب ناگہان | دہن سے لگا بت کے پانی روان
کہا مغ نے کرتا ہون مین ایک کام | پکاتا ہون پانی کے اندر طعام
کہا شاہ نے یہ عجب ہے سخن | مین شائق ہون اوسکا کہا الغرض
کیا مغ ہوا آپ مین تہ نشین | کہا شاہ نے ایک جن سے وہین

ضیافت کا سامان جو ٹھیا تھا | وہ سب اوسنے حضرت کے آگے رکھا
لگا شاہ کھانے بنام خدا | چھٹہ باز ہر حاکم کو سرتا بپا
زمین پر گرا اور ہوا وہ ہلاک | ہوئی اوسکی عورت بہت دردناک
لگی کہنے حضرت سے پاؤں پہ سر | مرے حال پر آپ کیجے نظر
نہ سمجھی میں کچھ مرتبہ آپکا | خطا میری بخشو برائے خدا
مرے مرد کو آپ زندہ کریں | گنہ میرے شوہر کا اب بخشدیں
شہ دین نے حاکم کو زندہ کیا | زن و مرد کو اپنا بندہ کیا
کرامت ہوئی شہ کی مشہور تر | قدم پر رکھا شہ کے ہر اک نے سر

دفع ہونا اک بڑھیا کے شکم کا درد حضرت کی کرامت سے

وہاں ایک بڑھیا تھی بس پائمال | تھا درد شکم سے پراگندہ حال
نہ کھاتا نہ پیتا نہ سوتا تھا وہ | شب و روز اس غم سے روتا تھا وہ
دوا بھی نہ کرتی تھی اوسکو اثر | پریشان و حیران تھا شام و سحر
گیا آگے حضرت کے روتا ہوا | بصد درد سب حال اوسنے کہا
شہ دین نے اوسپر کیا جب کرم | گیا سب اوسی وقت درد شکم
کرامت ہوئی شہ کی شہرت پذیر | ہوئے معتقد سب صغیر و کبیر
بنا کر کھڑاؤں وہ صندلی دو | پئے نذر لایا وہ مرد نکو
پہنکر کھڑاؤں کو تب بیدوال | لگا چلنے وہ شاہ فرخندہ فال

کھڑاؤں وہ اتنے میں [illegible] ... حضور شہنشاہ ... عقیدت سے ... نماز ... اور زیارت کی ... ہوا اور ... بصد اضطراب

ہوئے سب کے سب ... بصد اضطراب ... ہوا ... شاہ کا ... باوقار ... زیارت ... کیا وقت ... نمایاں ہوئی ... زبان

[illegible]

وہان ایک چلہ شہ دین رہا
عبادت مین سرگرم صبح و مسا

گیا جب شہنشاہ سے حج ادا
وہانسے مدینے کو رخصت ہوا

گیا جب مدینے کو وہ نامور
عجب دلکشا شہر آیا نظر

ہر اک قصر تھا وہانکا فرح شرست
ہر اک باغ تھا اونکا باغ بہشت

روانہ ہونا حضرت کا مدینہ منورہ سے طرف نجف اور دوسرے شہروں کے

بصد صدق جب وہ شہ باصفا
نبی کی زیارت سے فارغ ہوا

نکلکر مدینے سے وہ باشرف
گیا با ارادت نجف کی طرف

نکلکر وہان سے بصد احتشام
گیا شاہ کربلا مین مقام

وہان سے گیا شاہ بغداد کو
بصد اعتقاد و بصد آرزو

ہوا جد کے مرقد پہ جاکر نثار
محبت سے با دیدۂ اشکبار

وہانسے خراسان کا عازم ہوا
خراسان سے بیت المقدس گیا

گیا جبکہ بیت المقدس کو شاہ
حرم کی ہوئی دل مین پھر اوسکو چاہ

گیا جبکہ کعبے کو وہ باوقار
وہانکے ہوئے لوگ سب دوستدار

عرب اک لگا کہنے ای شاہ دین
مین ہون آپکا بندۂ کمترین

بدل ہے عقیدت مجھے آپسے
کرون مین جو کچھ آپ فرمائینگے

خوشی سے شہ دین نے اوسکو کہا
مرے واسطے ایک حجرہ بنا

عرب نے سنا حکم حضرت کا جب
ہوا مستعد کام مین روز و شب

تھی از بس اوسے پیر کی دل مین چاہ | بسر عشق لگا قطع کرنے وہ راہ
بدل پیر کو یاد کرنے لگا | قدم اپنا جنگل مین دہرنے لگا
کسی نے معلق اوٹھایا اوسے | یمن ایکدم مین دکھایا اوسے
یہ سب حال حضرت کو مکشوف تھا | جو یوسف کا آنا یمن تک ہوا
رفیقون سے بولا کہ اب جائیے | بہ تعظیم یوسف کو یہان لائیے
یمن کو گئے جب رفیقان شاہ | وہان ملگیا اونکو وہ رشک ماہ
ہوسے دیکھکر اوسکو سب شاد کام | وہ خدمت مین حضرت کے آئے تمام
قدمبوس جسوقت یوسف ہوا | شہ دین نے گود مین اوسکو لیا
دعائین محبت سے دینے لگا | ترا دو جہان مین ہو بابا بھلا
محبت سے دم اوسکا بھرتا تھا شاہ | شب و روز تعلیم کرتا تھا شاہ
اسیطرح سے گذرے جب چند سال | شہ دین کا یوسف مین آیا کمال
کیا شہ نے کعبے مین اپنا مقام | برس سات باخر حتی تمام
زیادہ تھی یوسف کو حضرت کی چاہ | بدل تھا محبت مین یوسف کی شاہ
فدا پیر پر اپنے ہر آن تھا | دل و جان سے اوسپہ قربان تھا
کمربستہ رہتا تھا وہ نامور | اطاعت مین حضرت کی شام و سحر

رخصت ہونا حضرت کا ہمراہ یوسف قدس سرہ کعبۃ اللہ سے

کیے شاہ نے سات حج جب ادا | وہانسے نکلنے کا عازم ہوا

جو ملاح تھے سب بخوف و ہراس
شہ دین سے کرنے لگے التماس

یہاں آئی ہے اک بلائے عظیم
کرو التجا تا بچاوے کریم

کہا شاہ نے جلد اے ناخدا
تو اک موم کی توپ چھوٹی بنا

ہوئی توپ طیار اک مختصر
رکھا شہ نے اوسکو کشتی بیچ پر

غرض راہزن جب ہوے متصل
لگا کانپنے خوف سے سب کا دل

چلانے لگے توپ جب راہزن
لرزنے لگا خوف سے سب کا تن

تعصب سے نظر او سپہ حبش نے کی
جو اک موم کی توپ کشتی میں تھی

ہزاروں ہی گولے نکلنے لگے
جو تھے راہزن ہاتھ ملنے لگے

ہراساں ہوئے اور حیراں ہوئے
جہاز اپنا لیکر گریزاں ہوئے

کرامت ہوئی جبکہ یہ آشکار
ہوئے سب کے سب شاہ دین پر نثار

کنارے پہ سب آلگیں کشتیاں
گیا شہ ملیوار کو شادماں

داخل ہونا حضرت کا شہر ملیوار میں اور ظاہر ہونا کرامت کا

رفیقوں کے ہمراہ وہ دین پناہ
ہوا داخل شہر با عز و جاہ

شہ دین کو اک باغ آیا نظر
کھلے جس میں ہر طرف گلہائے تر

اوسی جا کیا شاہ دین نے مقام
رفیقوں کے ہمراہ بصد احترام

ہر اک سے لگا پوچھنے باغبان
کہ یہ کون ہیں اور آئے کہاں

کسی نے کہا ہیں یہ روشن ضمیر
بلا شبہہ جانا کہ ہیں دستگیر

شہ دین پہ اوسکی پڑی جب نظر
لگا کانپنے اور گرا خاک پر

بلا کر شہنشاہ بولا اوسے
وضو کے لیے لادے پانی مجھے

جو چھاگل تھی پنہا شہ دین نے دی
رکھی وہ بھر اوسنے پانی بھری

وضو کرکے تب شاہ دین پاکباز
کھڑا ہو گیا آپ بہر نماز

فراغت عبادت سے جب ہو چکی
کہا شاہ نے دیو سے اے شقی

ہر اک شخص تجھ سے پریشان ہے
تو کیون خلق کا دشمن جان ہے

یہ تقریر تب شہ کو آئی پسند
کیا شاہ نے اوسکو چھاگل مین بند

مقید ہوا جبکہ دیو لعین
بچے اوسکے پنجے سے اہل زمین

گئی شب نمایان ہوئی جب سحر
سکون کا ہوا پھر اوسی جا گذر

سلامت وہ دختر تھی بیٹھی وہان
تھا حیرت مین ہر ایک پیر و جوان

لگے پوچھنے سب سبب ماجرا
جو کچھ اوسپہ گذرا تھا اوسنے کہا

وہان سے وہ دختر گئی اپنے گھر
ہوئی شاد بوڑھیا اوسے دیکھکر

سنی جبکہ حاکم نے یہ گفتگو
کمر بستہ شہ کے گیا روبرو

لگا کہنے با صدق کرکے سلام
دل و جان سے ہون آپکا مین غلام

جو فرمان حضرت کا مین پاؤنگا
دل و جان سے اوسکو بجا لاؤنگا

کہا شہ نے دعوت تیری کر قبول
تجھے دو جہان کی ہو عزت حصول

لگا کہنے حاکم شہ دین سے تب
تمنا مرے دلمین ہے ایک اب

وہاں سے نکلکر شہ نیکخو — روانہ ہوئے دوسری سمت کو
گیا جب سراندیپ کو چھوڑ کر — ہرن ایک صحرا مین آیا نظر
شہ دین نے جسدم بلایا اوسے — ہرن ساتھ چلنے لگا شاہ کے
شب و روز چلتا تھا وہ باوقار — نمایاں ہوا ناگہاں ایک یار
پیاسا بشدت ہوا شاہ دین — کسی نے کہیں آب پایا نہین
کسے اوسکے سب شہر مین بہر آب — ہر اک شخص جو یاں تھا با اضطراب
جو ڈھونڈا تو وان کوئی چشمہ تھا — مگر پانی تھوڑا سا کھاری ملا
کہا شہ نے یہ شہر ہے کیا خراب — نہین آب شیرین ہے بحر شور آب
غضب ہے جو یہ لفظ شہ نے کہا — او سیوقت سب آب کھاری ہوا
اوٹھا شور سب شہر مین جابجا — ہوا ناگہاں ہمیں قہر خدا
رہے ایک شب جب وہاں شاہ دین — نہ ملنے سے پانی کی اندوہ گین

روانہ ہونا خضر کا سراندیپ سے اور داخل ہونا دوسرے شہر میں

وہاں سے نکلکر وہ فرخندہ خو — روانہ ہوا دوسرے شہر کو
ہوا داخل شہر جب وہ جناب — قدم سے ہوئے اوسکے سب فیضیاب
وہاں ایک رہتا تھا مسکین غریب — مگر ان سخت بدطالع و بدنصیب
نہ کھانا میسر نہ رہنے کو گھر — شب و روز پھرتا تھا وہ دربدر
نہ تن پر تھا جامہ نہ سر پر کلاہ — ہوا اس مفلسی سے خدا یا پناہ

وہان سے نکلکر حضرت نامدار — گیا ایک قریے کو باصد وقار

ہر اک شخص تھا قحط سے فاقہ کش — صدا ہر طرف العطش العطش

رفیقان شہ سب پریشان ہوئے — پھرے جا بجا اور حیران ہوئے

نہ پانی میسر وہان نے غذا — ہر اک آدمی سخت بدحال تھا

نمایان ہوا بیل اک ناگہان — بہت خوبصورت تھا اور نوجوان

وہ تھا بیل دیول کا مشہور تر — تعین کی اوسپر پڑی جب نظر

پچھاڑا زمین پر کسی نے اوسے — کیا ذبح آکر کسی نے اوسے

فقیرون نے کھایا اوسے کاٹ کر — سنی جبکہ کفار نے یہ خبر

ہوئے جمع چھوٹے بڑے ایکجا — ارادہ تھا ہر ایک کو جنگ کا

گئے روبرو شاہ کے جب وہ سب — منگا کر اوسی بیل کا پوست تب

شہ دین نے پھر اوسکو زندہ کیا — بلا کر اوسے کافرون کو دیا

کرامت سے حضرت کی حیران ہوئے — فدا آپ پر با دل و جان ہوئے

روانہ ہونا حضرت کا وہان سے اور پہنچنا کوہ و صحرا مین ظاہر ہونا کرامتونکا

وہان سے نکلکر گیا جب کہ شاہ — کسی ایک صحرا مین با عز و جاہ

ہرن اک جو حضرت کے ہمراہ تھا — بشدت بیابان مین تشنہ ہوا

کہا شہ نے خادم سے دریافت کر — میسر ہو گر دودھ لا جلد تر

گیا ایک قریے کو خادم دوان — کسی ایک بنیئے کا تھا گھر جہان

غنی ہو گئے سب کے سب آج تم | نہ ہو گے کسی وقت محتاج تم
خدا تمکو دیویگا برکت زیاد | رہو عیش و عشرت سے خرسند و شاد

تشریف لانا حضرت کا لاہور نگر میں واسطے زیارت طبل عالم قدس سرہ

وہان سے نکلکر بصد کر و فر | کیا شاہ نے قصد لاہور نگر
کیا طبل عالم نے آکر بخواب | مریدون کو ارشاد با اضطراب
مرے پاس آتا ہے اک باکمال | نجابت شرافت مین ہے بے مثال
بڑے مرتبے کا بڑی شان کا | جگر گوشہ محبوب سبحان کا
بہ تعظیم سب اوسکی خدمت کرو | تکلف سے اچھی ضیافت کرو
ہوئی صبح جب خواب سے سب اٹھے | ضیافت کی تجویز کرنے لگے
ہوا شوق دیدار جب بیشتر | لگے جستجو کرنے ایدھر اودھر
رفیقون کے ہمرہ وہ عالیجناب | ہوا داخل شہر باآب و تاب
ملاقات کی تھی جو مدت سے چاہ | گیا روضہ طبل عالم مین شاہ
ہوئے بند گنبد کے در ناگہان | تعجب ہوئے اوس سے پیر و جوان
وہان طبل عالم بھی زندہ ہو | بہم ہو رہا اک جا ملے
ضیافت کا سامان طیار تھا | ہر اک شخص تھا منتظر شاہ کا
نہ آیا بہت دیر تک وان شاہ | ہوئی بھوک سے سبکی حالت تباہ
لگے کہنے یوسف مجاور سے تب | پریشان ہین بھوک سے ہم سب

سنی جبکہ راجہ نے یہ خوش خبر
لگا کہنے ای شاہ روشن ضمیر
میں مدت سے آفت میں تھا مبتلا
یہ سب سنکے حضرت نے اوسکو کہا
کہا شہ نے خادم سے تو یہان سے جا
گیا جبکہ خادم لب بام پر
شہ دین کے خادم نے پکڑا اوسے
شہنشاہ نے ہاتھ مین جب لیا
کیا سوزنون کو جو شہ نے جدا
کہا شہ سے راجہ نے ای نیکنام
جو کچھ تھے ارمان مین پاؤنگا
یہ نعمت آپکا ہی ہے میرا نہین
کرون مین ادا شکر اسکا کہان
بہت آپسے مین پشیمان ہون
کہا شہ نے راجہ سے ای بختور
نہ خواہش عوض کی ہے ای نیکبخت
ارادت اگر ہے تو رہنے کو ہے

گیا آستان شہ دین پہ
کرم سے مرے آپ ہون دستگیر
کرو رحم مجھپر براے خدا
کسی شخص نے تجھپہ جادو کیا
کبوتر ہے اک بام پر اوسکے لا
کبوتر اوسے ایک آیا نظر
اوسیوقت خدمت مین لایا اوسے
لگی سوزنین اوسکو تھین جا بجا
اوسیوقت راجہ نے پائی شفا
بدل ہو گیا مین تمہارا غلام
بصدق و ارادت بجا لاؤنگا
رہے دلمین اسکی تمنا نہین
اگر چاہئے ہو تو حاضر ہے جان
عوض ایسے احسان کا کیا کرون
مبارک ہو تجھکو ترا مال و زر
نہین مجھکو لائق ہے یہ تاج و تخت
زمین ملک مین پائے تھوڑی سی مجھے

میں رہتا ہوں گوشہ میں چالیس دن
ہر اک پر بدل تم رہو مہربان
شہ دین نے یوسف سے جب یہ کہا
نشستے شہ کے ہمراہ نان کو لیا
ہر اک روز تھا صدق روزہ دار
ہوا تیسرا روز جب دم عیان
کہا خضر سے شہ نے ای نیکخو
رفاقت سے میں آپکی شاد ہوں
تماشای کاخ سلیمان کرون
سنا خضر نے جبکہ یہ ماجرا
ہوا جاکے دریا کے اندر نہان
کہا خضر نے شاہ سے یہ مقام
ہو پانی سے تب یہ چھپ جائیگا
انھون نے وہان آنکھ کر
دکھا کر کہا خضر نے ایک چاہ
سکندر کا جسو تھا ہر کہ آب
کیا حکم جنات کو شاہ نے

عبادت میں خالق کی باصدق و سوز
رعایت کرو نہ مومن کی بجان
گیا ایک گوشہ میں پنہان ہوا
فقط لونگ چالیس اک کوزہ آب
ہر اک رات تھا وہ تہجد گزار
ملاقات کو خضر آئے وہان
مرے دل میں مدت سے ہے آرزو
کرون سیر سب اندمان کی تمام
میں خرسند اپنا دل و جان کرون
اوٹھا وان سے اور شہ کو ہمرہ لیا
دکھایا سلیمان کا تھا جو مکان
رہے آپ میں تا بدور امام
جب آئینگے مہدی آخر زمان
رکھا جائے حجرہ کے اندر قدیم
یہ چاہ سکندر ہے سمجھے نگاہ
یہان اوسکے ہمرہ پیا پیٰے آب
زمین پیچ ہوکے کھود واے

محل ایک بہتر نمایاں ہوا | ہو آنکھوں کو دیکھے سے جسکے جلا
رکھا جبکہ دونوں نے اندر قدم | گیا شہ کی خاطر سے اندوہ و غم
مصفا زمین صاف دیوار و در | لگے جسمین یاقوت و لعل و گہر
چمن ہر طرف اور گل کی بہار | لگی سرو کی جسمین ہر جا قطار
محل کے تھی اطراف لٹکی ہوئی | ہر اک جا پہ زنجیر فولاد کی
عجائب غرائب تھیں چیزیں تمام | کسی نے سنا بھی نہو جنکا نام
تماشے مین مشغول تھا شہ وہاں | ہوا غیب سے ایک کاسہ عیاں
بھرا اوسمین صندل تھا پسا ہوا | شہ دین سے تب خضر نے یون کہا
کرو جلد پنجے کو صندل سے تر | لگا دو نشان اسکے دیوار پر
کہ ہو جو کوئی شخص قطب زمان | وہی اپنے پنجے کا دیوے نشان
سنی جبکہ حضرت نے یہ خوش خبر | کیا اپنے پنجے کو صندل سے تر
بہت سے وہاں آ پہنچے نظر | شہ دین نے مارا اوسی جای پر
جو پنجہ تھا محبوب سبحان کا | اوسی جا شہ دین کا پنجہ اوٹھا
ندا آئی اوسوقت ناگہ زغیب | شہ دین ہوا قطب بے شک و ریب
کمال شہ دین بہت بڑھ گیا | ہوا اوسپہ جسوقت فضل خدا
دیے خضر نے تا رہے یادگار | جو زنجیر تھی اوس سے حلقے دو چار
ہوا خضر رخصت اوسی جای سے | کیا قصد جو ایکبار پھر شاہ نے

یہ ارشاد یوسف سے جسدم سنا ۔ بدل شہ کے قربان یہ راضی ہوا

جانا حضرت کا سید مخدوم کے گھر واسطے مقرر کرنے دختر کے

غرض جمعہ کے روز وقت ظہر ۔ ہوا ایک کوچے سے شہ کا گذر
نمایاں ہوا ایک قصر بلند ۔ بہت خوب خوش وضع اور دلپسند
وہ دختر نظر آئین در پہ حسین ۔ کسی سے لگا پوچھنے شاہ دین
یہ گھر کس کا ہے اور کیا نام ہے ۔ نشان دیجیے اوس کے کیا کام ہے
کہا اوسنے ہے ایک تاجر کا گھر ۔ خداوند جاہ و خداوند زر
تجارت جہازوں کی کرتا ہے وہ ۔ زر و سیم سے گھر کو بھرتا ہے وہ
وہ رہتا تھا آگے بلک یمن ۔ یہی ملک اوسکا ہوا اب وطن
ہر اک شخص کو خوب معلوم ہے ۔ وہ سید ہے نام اوسکا مخدوم ہے
کھڑی ہین جو دروازہ پہ مہ جبین ۔ اوسیکی یہ ہین لڑکیان شاہ دین
طلب جب شہ دین نے اوسکو کیا ۔ محل مین وہ اوسوقت حاضر نہ تھا
شہ دین نے تاکید یہ گھر مین کی ۔ وہ جب آئے گھر مین خبر دو مری
مفصل مرا حال اوس سے کہو ۔ بہت جلد اوسکو روانہ کرو
یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا ۔ جدہر تھا شہ دین کا دولت سرا
گیا تھا جو مخدوم باہر کہین ۔ ہوا گھر میں جب آکے مسند نشین
پیام شہ دین کسی نے کہا ۔ ہوا حال پوچھ اور مخدوم کا

کدھر عقل ہے کچھ خبر دار ہو
تو سمجھا ہے کیا اوسکو اے مردِ خام
تو سمجھا نہیں قطبِ عالم ہے وہ
ترے حق مین گر وہ کرے بد دعا
بلا مین تو ہو مبتلا اے فضول
غضبناک خادم وہان سے گیا
سنا جبکہ حضرت سے یہ ماجرا
کہا شہ نے خادم سے با خشم تب
ہوا جب غضبناک وہ دین پناہ
اوسی شب ہوئی ایک خبر بلا
اوسی وقت اک شخص آیا وہان
جہاز آپکے دو سفر مین جو تھے
سنی جبکہ مخدوم نے یہ خبر
شہ دین کی خدمت مین آیا دوان
قدم پر گرا اور کہنے لگا
غنی تھا مین اب ہو گیا ہون تباہ
کہا اوسکی عورت نے با چشم نم

ذرا خواب غفلت سے ہشیار ہو
تری طرح اوسکے ہین صدہا غلام
سفر بکرم معظم ہے وہ
اوسیوقت اوسکو تو سے خدا
مرے بات کر جان و دل سے قبول
کہا اوسنے سب حال مخدوم کا
غضب اونکو مخدوم پر آگیا
مجھے بد کہا اوسنے ہے کیا سبب
کیا حق نے مخدوم کا گھر تباہ
زن و مرد کا ہو گیا سینہ چاک
لگا کرنے مخدوم یون بیان
ہوئے غرق دریا مین طوفان سے
پریشان و حیران و خستہ جگر
سراسیمہ دل اور سراسیمہ جان
مرے بخشدین آپ جرم و خطا
کرم سے مرے آپ ہون دستگیر
نہ سمجھے مراتب کو حضرت کے ہم

بنی پالکی جب بصد کرّ و فر
گئے لیکے سب پالکی کو وہان
کیا خوب دولھن کو آراستہ
سراپا تھا زیور جواہر نگار
بنی تھی وہ بن ٹھن کے ایسی حسین
اجازت یہ یوسف کو مصر شہ نے دی
ہوا پہلے سے حسن یوسف سوا
رخ انور اوسکا چمکنے لگا
گلے مین جو پھولون کا مالا پڑا
تھا یا شہ دین نے نوشاہ کو
خوشی سے شہ دین نے خطبہ پڑھا
ہم جمع اوسجا پہ تھے خاص و عام
مبارک سلامت کی اوٹھی صدا
فراغت ہوئی جبکہ تقسیم سے
ذرا او تکلیف فرمایئے
ضیافت کا سامان جو طیار تھا
وہان جمع تھین نعمتین اسقدر

کہا شہ سے نے لیجا تو دولھن کے گھر
غرض لائی دولھن کو باخوش شان
لباس اور زیور سے پیراستہ
لگے جابجا گوہر آبدار
خجل جس سے ہو جاے تصویر چین
پہن تو بھی پوشاک اپنی نئی
جو پہنا لباس اوسنے وہ خوشنما
وہ جوڑا سنہرا دمکنے لگا
وہ تھا ماہ کے گرد ہالا پڑا
بصد شان اوس غیرت ماہ کو
سنجوی نکاح مبارک ہوا
لگا کرنے ہر اک کو نوشہ سلام
شکر پان بٹنے لگے جابجا
کیا سبکو ارشاد تب شاہ نے
جو ہے یا حضر سبکے کھا لیجیے
ہر اک شخص لاکر کھانے لگا
کہ ہو سیر ہر اک سے جی کھول کر

شہ دوہا سہرہ ایک نائی کا نام ہے ۱۲

ہوا ناگہاں ایک ایسی چلی — وہنا سے بہکن جا کے کشتی لگی

ہوئی ناخدا کی سراسیمہ جان — کہ آئی ہے کشتی کہان سے کہان

تھا حیرت مین ہر ایک چھوٹا بڑا — عجب طرح کا یہ تماشا ہوا

شہ دین سے اون سبھون کا ہوا ہمکلام — لگا کہنے یہ سب ہین خالق کے کام

مرے واسطے آئی کشتی یہان — یہ ہے قدرت خالق انس و جان

اوتر کر کہا شہ نے کشتی سے تب — روانہ بنا و بکو ہوے سب

ہوا داخل شہر جب وہ جناب — قدم سے ہوے اوسکے سب فیضیاب

جو مدت سے رنجور و بیمار تھے — دعا سے شہ دین کی اچھے ہوے

نہ تھی آنکھ جسکو وہ بینا ہوا — ہر اک طرف حضرت کا چرچا ہوا

ہزارون نے حضرت سے پائی مراد — ہوا شہ کے آنے سے ہر ایک شاد

سنا جبکہ حاکم نے یہ ماجرا — ہوا شوق اوسکو ملاقات کا

کہا اوسنے تب خادم خاص سے — تو جا با ادب روبرو شاہ کے

یہ کہہ اوس سے اے خسرو نامدار — ملاقات کا ہون مین امیدوار

سنا جبکہ خادم نے اوسکا پیام — کہا جاکے حضرت سے اے نیکنام

جو حاکم یہان کا ہے اک نیک خو — بلاتا ہے اپنی ملاقات کو

غضبناک حضرت نے اوسکو کہا — مجھے تیرے حاکم سے ہے کام کیا

کدھر ہے تری عقل اے بے شعور — اسیوقت ہو میرے آگے سے دور

حضور شہ دین مین حاضر ہوا
کیا شہ نے ارشاد حاکم کو تب
کرامت تجھے اک دکھاتا ہون مین
بصد صدق حاکم نے شہ سے کہا
کرونگا مین دین نبی کو قبول
رہون آپکے حکم مین صبح شام
بلایا وہان بت کو حضرت نے جب
شہ دین کی خدمت مین حاضر ہوا
اوسیوقت حاکم مسلمان ہوا
ہزارون ہوئے بت پرستی سے دور
عبادت وہ خالق کی کرنے لگے
غرض مسجدین ہو گئین جابجا
ہوئے حق پرستی سے سب بہرہ ور
شہ دین نے اکروز سب سے کہا
وطن کی مجھے یاد ہے بیشتر
لگا کہنے ہر ایک با درد و غم
رکھے تمکو دنیا مین جب تک خدا

کہا اوسنے شہ کیا جو تھا ماجرا
ہوا تنگدل بت سے تو کیا سبب
ترے بت کو اسجا بلاتا ہون مین
اگر آئے اسجا پہ وہ بت مرا
ہو دارین کی جس سے عزت حصول
بدل آپکا مین ہونگا غلام
اوٹھا دیر سے وہ بقہر و غضب
جلالت سے حضرت کی تھرا گیا
ہست معتقد بادل و جان ہوا
نمایان تھا چہرے سے ہر اک کے نور
محبت کا دم حق کا بھرنے لگے
شہ دین وہان وعظ کہنے لگا
عبادت لگے کرنے لیل و نہار
تمہارا نگہبان ہے ہر دم خدا
مقرر مرا ہے کہ ہو سفر
نہ چھوڑینگے حضرت کو زنہار ہم
رہین ہم غلامی مین صبح و مسا

جانا حضرت کا اک تاجر کے گھر اور ظاہر ہونا کرامت کا

بڑا ایک رہتا تھا تاجر وہان — حضور شہ دین مین آیا وہان
لگا کہنے حضرت سے ای ذو العطا — مرے گھر مین ہون آپ رونق فزا
بصد عجز تاجر نے جب یہ کہا — شہنشاہ ہمراہ اوسکے گیا
کیا اوسنے آراستہ خوب گھر — تکلف کی ہر چیز پیش نظر
بٹھا کر شہ دین کو پھر فرش پر — بصد اشتیاق خدمت مین باندھی کمر
جو کھانے کی چیزین تھین بآرزو — رکھین اوسنے سب شاہ کے روبرو
شہ دین جو کھانے سے فارغ ہوا — پڑھی فاتحہ اوسنے اور دی دعا
لگا کہنے حضرت سے وہ با نیاز — بتا وسے کو میرے گئے دو جہاز
اگرچہ گئی ایک مدت گذر — جہازون کی ابتک نہین کچھ خبر
اگر مجھ پہ ہو وسے کرم آپکا — یقین ہے ہر آوسے مرا مدعا
سنا جبکہ تاجر سے یہ ماجرا — جواب اوسکا شہ نے نہ کچھ بھی دیا
وہان فرش پر تھے دو تکیے دھرے — شہ دین نے ہاتھون مین اپنے لیے
کہا دل مین تاجر نے اپنے تب — لیے دو لون تکیے مرے شہ نے اب
لیا تھا اگر ایک تکیہ مرا — مناسب یہ تھا چھوڑتے دوسرا
سمائی تھی تاجر کے دل مین جو بات — ہوا اوس سے ماہر شہ نیکذات
وہان ڈالکر ایک تکیہ کو شاہ — بیٹھا اوسیوقت لی گھر کی راہ

خدایا تو کر دفع انکو شتاب
کہ تا دور ہو اوس سے رنج و عذاب

شہ دین نے جس دم ملائی زبان
ہوئیں اوسکے سینے سے پستان نہان

گئی زن وہان سے طرف گھر کے تب
تعجب ہوے دیکھکر سب کے سب

لگے پوچھنے اوس سے مادر پدر
یہ کیا ہے ترا حال کہہ جلد تر

کہا اوسنے گریان کرون کیا بیان
مین حیران ہون ای مادر مہربان

گھڑا لیکے پانی کو جب مین گئی
کنارے پہ چشمے کے داخل ہوئی

فقیر ایک بیٹھا تھا اوس جای پر
پڑھا اوسنے کچھ کرکے مجھپر نظر

ہوا مرد کی طرح سینہ مرا
نہ کچھ جانتی ہون مین اسکے سوا

سنی جب یہ اوسنے یہ گفت گو
گئی مضطرب شاہ کے روبرو

لگی کہنے ای خسرو با وقار
کچون سے ہی ہین عورتین زیبدار

کچین گر نہ ہون زیب زن کچھ نہین
مری دختر اس سے ہی اندوہگین

خدا انکو دیتا ہی بچون کو شیر
یہ ہے عرض ای شاہ روشن ضمیر

مرا مدعا آپ بر لائیے
کرم میری دختر پہ فرمائیے

کہا سنکے حضرت نے یہ ماجرا
نہ یہ حال کچھ مجھکو معلوم تھا

کریگا کرم خالق ذوالجلال
اوسیطرح ہو تھا جو اول کا حال

اوسیوقت اول کی صورت ہوئی
شہ دین کی ظاہر کرامت ہوئی

بصد صدق وہ نو مسلمان ہوے
قدم پر شہ دین کے قربان ہوے

ہوا دل معتقد شاہ دین کا ہوا — وہاں سے اوٹھا اور قدم پر گرا
کیا شاہ نے اوسکو اپنا مرید — ہوا شہ کا بیت سے وہ مستفید

اسن پایا اک جہاز کا دریا مین غرق ہونے سے اور سلامت پہونچنا کنارہ

کسی اک فرنگی کا آیا جہاز — ولایت سے دریا مین باکر و ساز
پڑا نا گہان ایک روزن کہین — ہوئے سب جو تھے اوسمین نزدہ کہین
ہر اک شخص تدبیر کرنے لگا — کسی سے نہین بند پانی ہوا
معلم کی حالت تبہ ہو گئی — کسیکو نہ جینے کی امید تھی
اوٹھا شور رونیکا ہر اک طرف — فغان کر کے ملتے تھے سب اپنے کف
مسلمان جو اک اوسمین موجود تھا — معلم سے اسطرح کہنے لگا
تو کر دے لیے قادر ولی کی نیاز — بچا لین اسیوقت تیرا جہاز
کہا اوسنے تو ہی مدد مانگ لے — مین دیتا ہون جو کچھ تو نیت کرے
ندا کر کے حضرت سے وہ بانیاز — لگا کہنے اب ڈوبتا ہے جہاز
حجامت شہ دین کی ہوتی تھی تب — یہ آواز سنتے ہی کر کے عجب
جو اک آینہ ہاتھ مین شہ کے تھا — اوسے آپنے آستین مین لیا
لگا جا کے آئینہ سوراخ کو — گیا دخل پانی کا اندر نہ ہو
کسی نے نہ پایا یہ پوشیدہ راز — سلامت وہ نا گزر پہونچا جہاز
تو مخفی کام حجام نے جب کیا — لگا ڈھونڈھنے آئینہ کیا ہوا

کرامت سے حضرت کی حیران ہوئے | فدا آپ پر با دل و جان ہوئے
کنوان ایک کھودا اونھونے وہان | وہ ابتک ہے پایین شاہ جہان
ہر اک شخص تھا معتقد شاہ کا | اونھون نے حویلی بھی کی اک بنا

امن پانا اک جہازکا دریامین جو بالو مین پھنسا تھا

اسیطرح اکدن کسیکا جہاز | پھنسا جاکے دریامین با برگ و ساز
ہوا خوب تھی پر نہ چلتا تھا وہ | نہ بالو سے مطلق نکلتا تھا وہ
لگا ناخدا کرنے آہ و فغان | بصد درد روتے تھے پیر و جوان
کسی کی نہ تدبیر تھی کارگر | ہوا اپنے مرنے کا ہر اک کو ڈر
معلم نے دیکھا نہ نکلا جہاز | کیا یاد حضرت کو باصد نیاز
شہ دین کو یہ حال روشن ہوا | اوٹھا اپنے حجرے کے اندر گیا
کیا اوسنے دست کرامت دراز | اوسیوقت کھینچا وہان سے جہاز
ہوئے جبکہ حجرہ سے حضرت بدر | شہ دین کی تھی آستین ایک تر
کہا شہ سے یوسف نے او شاہ دین | کیہ آپکی تر ہے کیون آستین
یہ سنتے ہی یوسف سے شہ نے کہا | جو دریامین گذرا تھا سب ماجرا
غرض ناگہان چل گیا وہ جہاز | کرامت سے حضرت کی با برگ و ساز

سزا پانا اک شرابی کا جسنے حضرت سے قرار کرکے پھر شراب پی

کسی نے کہا شہ سے اک مے پرست | پڑا ہے سر راہ مدہوش و مست

تھا اک جھاڑ املی کا حضرت کے گھر | لگا کہنے اک روز یون وہ شجر
مری عرض ہے یہ تین اے دین پناہ | مین مدت سے ہون آپکا تکیہ گاہ
مرے تخم کو کوئی بووے اگر | نہ ہو اوس سے اے خسرو دین شجر
جہان آپکے بیٹھنے کی ہے جا | نہ بیٹھے وہان کوئی تکیہ لگا
بجز اسکے پھر کوئی مطلب نہین | رہون تا ابد سبز اے شاہ دین
یہ سنتے ہی اوسکو کہا شاہ نے | ہے نفرت تجھے کسلیے نسل سے
ہر اک کو ہے دنیا مین یہ آرزو | سبب کیا نہین چاہتا ہے جو تو
شجر وہ لگا کہنے یون باادب | یہی اسکا اے شاہ دین ہے سبب
مرے تخم سے گر ہو کوئی شجر | اوسے کب ملے مرتبہ اسقدر
فقط آپ سے مین مشرف ہوا | جہان مین بہت مجھکو رتبہ ملا
اوسیوقت حضرت نے مانگی دعا | شجر کی ہوئین حاجتین سب روا
دعا شاہ کی ہوگئی مستجاب | ہوا فضل حق سے شجر کامیاب
ہے سرسبز وقائم وہ ابتک شجر | شہ دین کی درگاہ مین بارور

وصیت کرنا حضرت کا شیخ یوسف کو اور انتقال فرمانا جہان فانی سے طرف ملک جاودانی کے

نہین زندگی کا ہے کچھ اعتبار | نہین اک وتیرہ پہ لیل ونہار
نہ اک رنگ ہے گردش آسمان | کبھی ہے بہار اور کبھی ہے خزان

یہ سنتے ہی یوسف ہوئے بیقرار ۔ بصد درد رونے لگے زار زار

کہا شہ نے یوسف روتے ہو کیوں ۔ پریشان و حیران ہوتے ہو کیوں

کہ دنیا مین آیا ہے جو ذی حیات ۔ یقین ہے اوسے ایکدن ہے ممات

فنا ہووینگے اکدن زمین و فلک ۔ فنا ہووینگے اک روز جن و ملک

ہو جینے کی دلمین حرکت ہوس ۔ غرض سب کے سب جائینگے پیش و پس

نہ ہو فکر و صبر تم اختیار ۔ تمھارا نگہبان ہے پروردگار

اوسی دن سے بیمار حضرت ہوئے ۔ جہان سے طلبگار جنت ہوئے

زیادہ ہوا دم بدم اضطراب ۔ ہوا جسم لاغر بڑھا پیچ و تاب

مریدان حضرت تھے اندوہگین ۔ ہوا جبکہ بیمار وہ شاہ دین

شہ دین تھا مشغول در ذکر رب ۔ ہوئے جمع اوس جا پہ سب کے سب

پڑھا اوسنے آیات قرآن کو ۔ بصدق و ارادت دیا جان کو

ہوئی روح جب شہ کی تن سے جدا ۔ کہون کیا مین اک حشر برپا ہوا

ہوئی جب وفات شہ ذوالکرام ۔ لگے رونے رقت سے سب خاص و عام

عجب تھا وہ سب پر قیامت کا آن ۔ مصیبت کا دن اور آفت کا دن

ہوا تھا شہ دین کا جب انتقال ۔ تھی عمر آپکی ساٹھ پر آٹھ سال

شب جمعہ شہ کو میسر ہوئی ۔ وہ دسوین جمادی آخر کی تھی

سن ہجری نوسو پہ ستر تھے سال ۔ بڑھے سے آٹھ جب تب ہوا انتقال

[illegible]

مین ہر دم تمہارا مددگار ہون	ہر اک رنج وآفت مین غمخوار ہون
مین سب وقت تیرے ہون مہربان	تمہاری بڑہاوے خدا عز وشان
رہو خوش پدر کی خلافت کرو	ہر اک شخص پر تم رعایت کرو
مین ہوتا ہون رخصت ہو تم یہان	خدا کی رہے تم پہ حفظ وامان

جانشین ہونا حضرت یوسف قدس سرہ کا بعد انتقال حضرت

ہوے داخل خلد جب شاہ دین	شہ دین کا یوسف ہوا جانشین
بخوبی خلافت وہ کرنے لگا	ہر اک کی رعایت وہ کرنے لگا
ہوے اوس سے راضی صغیر وکبیر	ہوے اوس سے خرم امیر وفقیر
وہ چار آدمی جو کہ ہمراہ تھے	رفاقت مین تھے گو ایسے چاہیے
لگے کرنے باہم یہی گفتگو	حسد سے ہر اک شخص کے روبرو
رفاقت مین رہتے تھے ہم صبح وشام	شہ دین کے مدت سے تھے ہم غلام
خلافت ہمین کو سزاوار ہے	ہماری طرح کون حقدار ہے
ہے یوسف تو پابند فرزند وزن	جہان کا اسے یاد ہی مکر وفن
وہ ہرگز خلافت کے لائق نہین	کیا اوسکو کسنے یہان جانشین
سنا جبکہ یوسف نے یہ ماجرا	بلاکر وہ چارون کو کہنے لگا
نہ سمجھو کہ مین خود خلیفہ ہوا	یہی پیر کا میرے ارشاد تھا
اگر تمکو یہ بات باور نہین	ہے زندہ چلو قبر مین شاہ دین

[illegible]

شہ چین کو جب ہوئی یہ خبر ۔ کیا غلہ کا شاہ دین سے سفر
یہ سنکر ہوا اوسکو رنج و ملال ۔ کہ تھا معتقد اونکا وہ خوش خصال
غلاف اوسنے زردوز طیار کر ۔ سپے مرقد شاہ روشن گہر
بصد زیب و زینت روانہ کیا ۔ اور اک خط بھی تحریر کر رکھدیا
لکھا ایک خط اوسنے با درد و غم ۔ درون غلاف اوسکو رکھا بہم
جو پنہان تھا خط اندرون غلاف ۔ یہی اوسکا مضمون تھا صاف صاف
مرا دل ہوا غم سے ازبس ملول ۔ مری نذر کو آپ کیجے قبول
کیا ایک صندوق مین اوسکو بند ۔ سفر کیے اوسپہ اشخاص چند
کہا اوسنے اب اسکو لیجاؤ تم ۔ شہ دین کی درگہ مین پہونچاؤ تم
غرض چین سے جبکہ نکلا جہاز ۔ ہوا غرق دریا مین بابرگ و ساز
جو صندوق حضرت کا تھا نام کا ۔ وہ ناگور مین بہ کے داخل ہوا
وہان ہو گیا خلق کا ازدحام ۔ لگے دیکھنے اوسکو سب خاص و عام
اوٹھانے کا قصد اوسکے جنسے کیا ۔ وہ اوسکے اوٹھانے سے عاجز ہوا
ہر اک چاہتا تھا کہ پاؤں اوسے ۔ کرون زور و قوت اوٹھاؤن اوسے
گیا جبکہ یوسف اوٹھایا اوسے ۔ کنارے پہ خوش ہو کے لایا اوسے
لگے کہنے اوسوقت پیر و جوان ۔ ذرا کھولکر اسکو دیکھو میان
غرض جبکہ صندوق کھولا گیا ۔ غلاف اوسمین نکلا بڑی شان کا

غضب سے لگا کہنے جا کر وہاں
تمہارے جو ہے قید مین اک جوان

وہ بے جرم ہے اوسکو تم چھوڑ دو
مناسب ہے کہنا مرا مان لو

عمل مین اگر اور کچھ لاوگے
سزا کی سزا خوب تم پاوگے

یہ کہکر خیال اور آیا اوسے
جڑے اوسنے سونٹے بھی دو تین

ہوئی صبح حیرت سے ہر اک اوٹھا
نشان جسم پر اوسکے موجود تھا

بلا کر اوسیوقت صراف کو
لگے پوچھنے اوس سے یون جمع ہو

کیا تو نے جادو یہ ثابت ہوا
مگر یار نا تجھکو لازم نہ تھا

کہا اوسنے مین جانتا ہی نہین
مگر دل مین کی نیت شاہ دین

سنا جب نصارا نے اوسکا بیان
ہوے سنتے سب ورطۂ امتحان

جہاز ایک صندل سے بھر کر شتاب
اونھون نے اوسیوقت چھوڑا بر آب

لگے کہنے صراف سے وہ تمام
بہ تصدیق کہتے ہین ہم یہ کلام

سلامت اگر جا کے پوہنچے جہاز
تجھے قید سے چھوڑین ای پاکباز

نہ ملاح اوسمین نہ تھا ناخدا
وہ ناگور مین جا کے داخل ہوا

اوٹھا شور اسطرح سے جابجا
جہاز ایک آیا عجب ہے نیا

نہین منتظم کوئی انسان ہے
فقط اوسکا اللہ نگہبان ہے

ہوئی جب نصارے کو اسکی خبر
ہوے جمع سب تھے جو ادہر اودہر

گیا کوئی تب اندرون جہاز
ہوا بر ملا اوسکا پوشیدہ راز

[illegible]

کبھی ہاتھ سے کوٹتا اپنا سر — کبھی لوٹتا اور روتے خاک پر

بہت تنگ گذران تھا وہ غریب — ہوئی یہ مصیبت پھر اوسکے نصیب

تہی دست اتنا تھا وہ بینوا — دوا کے لیے کچھ وہ رکھتا تھا

غرض سب لیگئے اوسکو ملکر تمام — شہ دین کی درگاہ مین خاص و عام

لگے کرنے حضرت سے یہ التجا — بہت رنج سہتا ہے یہ بے نوا

کرم کی نظر آپ فرمایئے — جو ہے مدعا اسکا بر لایئے

لگا رونے بیمار بھی زار زار — حضور شہ دین مین بے اختیار

ہوا بحر بخشش کو ناگاہ جوش — اوسی وقت کم ہوگیا درد گوش

نکل آئین سب کان سے [illegible] — گیا رنج اور اوسنے پائی امان

ہوا دفع جب درد اوسکا تمام — وہان سے گیا گھر کو وہ شادکام

لانا اک شخص کا حضرت کی درگاہ مین اپنے لڑکے کو جو اندہا اور گونگا تھا

کسی جا پہ رہتا تھا اک مالدار — بہت صاحب جاہ اور باوقار

پسر اوسکے پیدا ہوا بے زبان — نمایان نہ تھا چشم کا بھی نشان

پسر کو جو دیکھا ہوا اشکبار — دل زار اوسکا ہوا بیقرار

شہ دین کی درگہ مین حاضر ہوا — بصد عاجزی شہ سے کہنے لگا

پسر کو مرے آپ بینا کرین — یہ ہے بے زبان اسکو گویا کرین

[illegible]

[illegible]

وہان سے نکلکر وہ خانہ خراب
تجاور مین داخل ہوئی با عتاب

کہا جا کے راجہ سے یہ ماجرا
ہراسان ناگور مین یہ ہوا

مری آبرو خاک مین ملگئی
مجھے ایسی ذلت مجاور نے دی

اوسے میری خاطر سے معزول کر
اوٹھاوے وہ ذلت پھر اوسکے سر

سنا جبکہ راجہ نے یہ ماجرا
اسیطرح سے حکم اوسکو دیا

نکلکر تجاور سے وہ زشت خو
گئی شاد و مسرور ناگور کو

وہ ناگور مین جبکہ داخل ہوئی
بلا ناگہان اوسپہ نازل ہوئی

کڑکنے لگین اسطرح بجلیان
زمین پر تھا گویا گرا آسمان

برسنے لگا زور سے یون سحاب
ہوا شہر مین کو بکو آب آب

فلک پر کبھی رعد کا شور تھا
زیادہ ہوا کا کبھی زور تھا

وہ عورت ہراسان ترسان ہوئی
گئی ایک گوشہ مین پنہان ہوئی

وہ سگ شکاری جو ہمراہ تھے
غضب سے بہم جاکے اوسپر گرے

چبا چھاتیون کو کیا سینہ چاک
وہ عورت ہوئی ایکدم مین ہلاک

عتیق اللہ جب آپہنچا وہان
سراپا مین اوسکے لگین چیونٹیان

نہ چھٹتے تھے دم بھر بھی اوسکو قرار
لگا درد سے رونے وہ زار زار

نہ سوتا تھا شبکو نہ کھاتا تھا وہ
امان چیونٹیون سے نہ پاتا تھا وہ

وطن کو روانہ ہوا وہ خجل
سراسیمہ حال اور ہراسیمہ دل

[illegible]

شہ دین کا اک خادم خاص تھا
لگے کہنے اوسکو صغیر و کبیر
خدا کی ہے وہ یاد مین روز و شب
عبادت سے اکدم وہ غافل نہین
حصار ایک کاٹھ کا وہ باندھ کر
قدم جا سکے رکھتا ہے جو حصار
اوسیوقت مرتا ہے سر پھوڑ کر
سنی جبکہ خادم نے یہ گفتگو
گیا بے تامل وہ عابد کے پاس
لگا پوچھنے خادم شاہ دین
مین آیا ہون تیری ملاقات کو
کہا اونے خادم سے سن ماجرا
ہوا جبکہ داخل مین درگاہ مین
غرض ایکجا تھا مین بیٹھا ہوا
خوشی سے تھے دو چار بیٹھے بہم
اوسیوقت دو شخص حاضر ہوئے
ہوا پر لگا اوڑنے مین بے حواس

ملا شیخ کو ناگور سے وہ گیا
یہان ایک رہتا ہے کامل فقیر
نہ کہتا ہے کچھ کھولکر اپنے لب
یہان کوئی اب ایسا کامل نہین
عبادت مین ہے حق کی شام و سحر
زمین پر وہ گرتا ہے بے اختیار
اسی بات کا سکتے ہے دل مین ڈر
ہوئی دیکھنے کی اوسے آرزو
ہوا دلمین عابد کے ہول و ہراس
تجھے دیکھتا ہون مین اندوہ گین
مجھے دیکھکر تو ہراسان نہو
گیا تھا مین ناگور کو ایک سال
پھرا ہر طرف گنبد شاہ مین
سوی مرقد شہ مرا پاؤن تھا
وہان مارتا تھا مین جھنکے کا دم
اونھون نے زمین سے اوٹھایا مجھے
ہوئی مجھکو تب اپنے جینے کی آس

اوٹھا وہ رو رو اوسکا پھولا شکم	صدا مرغ کرنے لگا دمبدم
پریشان و حیران وہ آخر گیا	اوسی زن کے نزدیک روتا ہوا
کہا اوس سے ای عورت نیکخو	مین دیتا ہون قیمت جو منظور ہو
خطا بخشدے میری ای نیکبخت	مرے جان پر آج آفت ہے سخت
کہا اوس سے عورت نے ای مرد خام	زر و سیم سے کچھ نہین مجھکو کام
مزہ مرغ کہانے کا تو چکھ ذرا	مجھے اوسکی قیمت سے ہی کام کیا
گیا تب وہ ناچار اور رونے یار	لگا کہنے رو رو کے بادرد و یاس
مرے حال پر رحم اب کیجیے	مصیبت مین ہون مین امان دیجیے
کہا اوسکو لوگون نے ای بو الفضول	تو کر دل سے دین نبی کو قبول
ترا دور ہو جاے سب درد و غم	ہے یہ بات بہتر جو کہتے ہین ہم
اوسیوقت حق سے ہدایت ہوئی	خوش آیا بہت اوسکو دین نبی
پڑھا اوس نے کلمہ مسلمان ہوا	بہت معتقد با دل و جان ہوا
روانہ ہوا تب وہ ناگور کو	بہت اپنے دلمین وہ مسرور تھا
شکم کی شکایت گئی سب جو تھی	ہوئی دفع آواز بھی مرغ کی

اندہا ہونا اک برہمن کی عورتکا جسنے نیت بخود بی نہین ادا کی تھی

کسی جا پہ رہتا تھا اک برہمن	بہت نیک اطوار تھی اوسکی زن

ہزارون ہی عالم کا ہی ازدحام — وہان سب مسلمان و کافر تمام

بسل شدے ہوتا ہی جو ملتجی — برآتی ہی حاجت ہر اک شخص کی

سنی جبکہ کافر نے حضرت کی شان — تعصب سے پریشان ہوئی اوسکی جان

کہا پھیر کر اوسنے یون اپنا سر — مرے روبرو ایسی باتین نہ کر

تری بات کو کب کرون مین یقین — جو کہتا ہی تو مجھکو باور نہین

اوسیطرح گردن ہوئی اوسکی خم — لگا رُکنے کافر کے سینے مین دم

ہوئی درد سے اوسکی حالت تباہ — شب و روز کرتا تھا وہ رو کے آہ

دوا بھی نہ کرتی تھی اوسکو اثر — ہوا و سببہم رنج و غم بیشتر

غرض شہ کی درگاہ مین وہ گیا — لگا کرنے حضرت سے یون التجا

مرے حال پر آپ ہون مہربان — مصیبت مین ہون مجھکو دیجے امان

مرے بخشدین آپ جرم و خطا — مین سمجھا نہین مرتبہ آپکا

بصد عجز کی اوسنے جب التماس — قبول اوسکی حاجت ہوئی شہ کے پاس

اوسیوقت جاتا رہا درد و غم — رہا نام کو بھی نہ گردن مین خم

گیا رنج جب اوسکا شادان ہوا — شہ دین کے مرقد پہ قربان ہوا

کرامات ہین شاہ کی بے عدد — کہان تک لکھون مین نہین جنکی حد

بیان کس سے تعریف ہو آپکی — خدا نے بڑی شان ہی تمکو دی

مین ہون بندۂ بیدرم آپکا — رہے مجھپہ دائم کرم آپکا

قطعہ تاریخ از زیبا

نہ کیون یہ نسخہ سہو مرکز مطبوع ہو	کلام اسکا عجب مرغوب تر ہے
از روی آفرین سال او زیبا	کہا دل نے بیان خوب تر ہے

تمام شد ۱۲۸۷ سنہ ہجری

خاتمۃ الطبع خدا کے فضل و احسان سے اندنون یہ رسالہ منظوم کاشف اسرار مکتوم مخزن خیر و برکات معدن کشف و کرامات متضمن حالات و کمالات معنوی و صوری شاہ عبد الحمید قادری ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز حسب بشارت وافر البشارت عظیم الشان رفیع المکان بلند حوصلہ عالی مراتب جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب مالک مطبع نظامی واقع کانپور کے باہتمام خاکسار سالک رام مطبع شگوفہ گلزار اودہ مین اواخر محرم الحرام ۱۲۹۰ سنہ ہجری زیور انطباع سے آراستہ و

حلیہ ارتسام سے پیراستہ ہوا فقط